PAPER DETAILS

TITLE: ????????? ??? ???? ?? ?????? ??? ???? ???? ???? ?? ??????

AUTHORS: Zekai KARDAS

PAGES: 31-35

ORIGINAL PDF URL: https://dergipark.org.tr/tr/download/article-file/2168575

HİNDUSTÂN MEİN SAHÂFAT Kİ TÂRÎH OUR MÛNŞÎ NAVAL KİŞOR Kİ KİRDÂR

*Zekai KARDAŞ**

Abstract

In following twenty years the printing machine first appeared in sub-continent tens of newspapers were spread all around the country including Madras, Calcutta and Lucknow. Because of those newspapers were in English they were sufficient to reach out people widely. Mostly they were publishing some samples of Persian literature. Munshi Naval Kishore and his great efforts are also the reason behind the prominent publishing industry of today's India. This highly regarded great personality of India during the British era and his famous printing press also published a lot of valuable Islamic books in Lucknow, India.

Keywords: *India, Munshi Naval Kishore, Naval Kishore Printing Press.*

HISTORY OF PRESS IN INDIA AND THE ROLE OF MUNSHI NAWAL KISHORE

Öz

Matbaanın Hint Alt-kıtasına gelmesinden sonra yirmi yıl içerisinde onlarca İngilizce gazete ve dergi, Kalküta, Bombay ve Madras şehirlerinde yayınlanmaya başladı. Bu gazetelerden kimisi özgürlük yanlısı yazılar yazıyor kimisi ise yönetimi destekleyici haberler yayınlıyorlardı. Fakat bu gazetelerin dili İngilizce olduğu için geniş kitlelere ulaşamıyorlardı. Genel olarak Farsça öykü ve şiir tercümeleri yayınlıyorlardı. Sadi ve Hafız'dan birçok şiir bu zamanın gazetelerinde İngilizceye tercüme edilerek yayınlanmıştır. Munşi Naval Kişor'un büyük çabaları, günümüz Hindistan'ının yayıncılık endüstrisinin gelişmesinin en büyük nedenlerindendir. İngiliz Hindistan'ı döneminde Naval Kişor matbaacılık sektörüne büyük katkılarda bulunmuştur. Naval Kişor Yayınevi birçok Urduca eserin yayınlanmasını sağlamıştır.

Keywords: *Hindistan, Munşi Naval Kişor, Naval Kişor Yayınevi.*

* Doç. Dr., İstanbul Üniversitesi, Edebiyat Fakültesi, Doğu Dilleri ve Edebiyatları Bölümü, Urdu Dili ve Edebiyatı Anabilim Dalı, e-posta: kardas@istanbul.edu.tr, Orcid: 0000-0002-4934-3798.

ہندوستان میں پریس کی تاریخ اور منشی نیول کشور کا کردار

ہندوستان میں پرنٹنگ پریس کی تاریخ پرنٹنگ کتابوں اور اخبارات کے میدان میں بہت اعلی درجے کی تھی۔ دیگر ایشیائی ممالک کتابیں جو کہ انیسویسویں صدی کے دوسرے نصف کے دوران لکھی گئ تھی ہندوستان میں چھپی ہوئی تھیں، افغانستان، ایران، ترکی، یمن اور دیگر مرکزی ایشیائی ممالک میں بھی ان کی ادبی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا.

جب ہم ہندوستان میں پرنٹنگ پریس کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ یہ کس طرح تیار ہوا. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی میں انگریزوں کے ذریعہ سب سے پہلے پرنٹنگ مشین قائم کی گئ ہے. اس کے بعد مدراس اور کلکتہ میں قائم کیا گیا۔ پہلا پرنٹ اخبار ہکی گزٹ کے نام سے اگست1780 میں ہیکی کی طرف سے شائع کیا گیا تھا.

بیس سالوں میں سب سے پہلے سبھی براعظم میں پرنٹنگ مشین شائع ہوئی تھی جس میں دس لاکھ اخبارات مدراس، کلکتہ اور لکھنؤ سمیت ملک بھر میں پھیل گئے تھے. کیونکہ یہ اخبار انگریزی زبان میں تھے اور بڑے پیمانے پر لوگوں تک پہنچنے کے لئے کافی تھے. زیادہ تر یہ لوگ فارسی ادب کے کچھ نمونے شائع کر رہے تھے.

کچھ عرصے کے بعد ہندوستان میں یہ بہت مقبول ہوگیا اور حکومت برطانیا نے محسوس کیا کہ اس پریس کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے. 1799 میں پریس ایکشن آپریشن عمل میں آیا. اس عمل کے ساتھ پریس مالک کو اپنا نام اخبار کے آخری صفحے پر لکھنا پڑا تھا.اب قانون کے مطابق اخبار کو حکومتی اتھارٹی سے پرنٹنگ سے پہلے منظوری لینا ضروری تھا. اس طرح برطانوی حکومت نے پریس پر کنٹرول حاصل کر لیا لیکن 1818 میں یہ عمل منسوخ ہوگیا. ان دنوں برصغیرکی تعلیمی زبان فارسی تھی. لیکن برطانوی اپنے کاروباری مقاصد کے لئے سوچا کہ اگر اس کی زبان فارسی سے تبدیل کرکے اردو کر دیں تو بہتر ہوگا.

اس مقصد کے لئے انہوں نے فورٹ ولیم کالج قائم کیا۔ جس کے سربراہ ڈاکٹر جان گلچریٹر نے 1800 میں اس کی بنیاد ڈالی. اس کالج کی مدد سے بہت سے ترجمہ کا کام خاص طور پر فارسی اور انگریزی سے اردومیں کئے گئے. اس سے اردو زبان کو ادب اور سائنس میں مقبول ہونے میں مدد ملی.

اس فروغ کے بعد بھارت میں بہت سے اردو اخبارات شروع ہو گئے. پہلا اردو اخبار جام جہان تھا جس نے 1822 میں کلکتہ سے اپنی پرنٹنگ زندگی کو برتانوی حکومت کے نگرانی کے تحت شروع کیا تھا.

صحافت اور میگزین اردو کی سب سے بڑی افادیت بن گئی۔ اردو اخبارات، کلکتہ (1822) دہلی (1830 ء) اور بعد میں لکھنؤ اور لاہور، اردو کو پورے ملک سے منسلک کرنے کے لئے اردو کا استعمال کیا. 1848 میں 18 اخباروں میں سے گیارہ اخبار اردو کے تھے اور باقی فارسی میں تھے. 1850 میں لاہور سے منشی حرسوخ رائے کا کوہنور اخبار بہت مشہور تھا. منشی نوال کشمیرجو کوہینوراخبار میں ایک ملازم نے 1858 (لکھنؤ) میں مشہور اودھ اخبار شروع کیا. لیکن کئی دیگر اخبارات، جیسے اشرف اخبار (دلی)، وٹوریہ (سیالکوٹ)، قاسم اخبار (بنگلور)، کارنامہ (لکھنؤ)، اور روزگار (مدراس)، یہ سب ہندوستان میں اردو کے تحقیق کو بڑہاوا دیا.

1857 کی عظیم بغاوت نے اشاعت کی تعداد اور مواد کی مقدار کے لحاظ سے اردو صحافت پر اثر انداز کیا ہے۔ جبکہ اس وقت میں کچھ اردو اخبارات شائع ہوئے اور ایک بڑی تعداد میں اشاعت بند بھی ہوگئی۔ اشاعتوں کی تعداد 1853 میں 35 اور 1858 میں 12 میں ہوگئ۔ یہ کمی 1857 سے منسلق والے دہشت گردوں کے اقتدار سے متعلق تھی. شمالی مغربی صوبوں میں، جنگ کے خاتمے کے بعد بہت سے اردو اخباروں کی اشاعت بند کردی گئ.

1857 کے بعد، اردو صحافت ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہوا، اودھ اخبار منشی نوال کشور نے 1858 ء میں لکھنؤ سے پہلا اردو اخبار کی حیثیت سے شروع کیا. کچھ بڑے اخبارات جیسے اودھ اخبار، لکھنؤ: سائنسی گزیٹ اور تہزیب الخلاق، علی گڑھ؛ اودھ پنچ، لکھنؤ؛ اکمالول اخبار، دہلی؛ پنجاب اخبار، لاہور؛ شمس اخبار، مدراس؛ کاشف الخبار، بمبئی؛ قاسم الاخبار، بنگلور؛ اور آشف الاخبار، حیدرآباد. اودھ اخبار طویل عرصے تک رہا اور جلد ہی یہ اخبار روزانہ میں بدل گیا. منشی نوال کشور کی طرف سے شائع کردہ ۔لکھنؤ سے اودھ پنچ، شمس الاخبار (مدرس) اور اخبار عام (لاہور) صدی کے آخری حصے کے سب سے مشہور اخبارات بن گئے۔

اس انقلابی منظر نامے کے پیچھے ایک اہم تحریک تھی جو کتابوں کے مطالبات کو پورا کر رہی تھی اور خاص طور پر وسطی ایشیا کے ممالک نے عظیم ادبی خزانہ کو تحفظ دینے میں اہم کردار ادا کیا جس میں تمام ہندوستانی اس برصغیر میں بکھرے ہوئے تھے۔

منشی نول کشور اور ان کی کوششیں کی وجہ سے ہندوستان میں فروغ اشاعت ترقی یافتہ صورت میں ہیں۔ برتانوی زمانے میں ہندوستان کے اس انتہائی مشہور شخصیت اور اس کے مشہور پرنٹ پریس نے ہندوستان میں بہت قیمتی اسلامی کتابیں شائع کی ہیں.

منشی نول کشور 1836 ء میں ایک چھوٹے سے شہر بستی علی گھڑ شہر کے قریب (برطانوی دور کے متحدہ صوبے میں جو اب اتر پردیش کے طور پر جانا جاتا ہے) پیدا ہوئے تھے۔ جو ایک ہندو خاندان کے کیست ذات سے تعلق رکھتے تھے لیکن وہ پوری دنیا میں اپنے جوانی میں ہی مشہور ہو گے تھے اور ساتھ ساتھ اسلامی دنیا میں بھی۔ کونکہ اعلی درجے کی کتابوں کی پرنٹنگ کے بہت اہم رول ادا کیا تھا۔ اصل میں، کیستھ ایک ایسی ذات ہے جو ایسے طبقے سے تعلق رکھتی ہے جہاں قلم، مطالعہ، تحریری، کتاب بائن وغیرہ وغیرہ کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور بہت مشہور ہیں۔منشی نول کشور نے سب سے پہلے لاہور میں پرنٹنگ اور اشاعت کی پیشہ ورانہ تربیت حاصل کیا اور اس کے بعد کتابوں کو پرنٹنگ، اشاعت اور تقسیم کرنے کا کام شروع کیا۔ 1858 ء میں لکھنؤ شہر میں 'نول کشور پرنٹ پریس اور بک ڈپو' کے نام سے پرنٹ پریس کو قائم کیا اس وقت ان کی عمر صرف 22 سال کی تھی۔

1857 کے دوران برتانوی حکومت اور ہندوستانی عوام کے درمیان اعلی ولٹیج کی کشیدگی کے بعد عربی، فارسی اردو اور ہندی زبانوں میں چھپی ہوئی کتابوں کی فروخت کرنا بہت عجیب، خطرناک اور پریشانی کی بات تھی. یہ وہ وقت تھا جب برطانوی حکومت نے اکثر اشاعتوں کو بند کر دیا تھا جو عربی-فارسی لکھاوٹ میں چھپائی گئی تھی اور ان کے مالکان کو گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن منشی نول کشور نے اپنی عملی کارروائی کے لئے ایک ہی وقت کا انتخاب کیا اور خوش قسمتی سے اپنے میدان میں قابل ذکر کامیابی حاصل کی اور جلد ہی ان کی پہچان اسلام اور ثقافت کو فروغ دینے اور اسلامی کتابیں نہ صرف ہندوستان میں بلکہ وسطی ایشیا کے

ممالک کے مطالبات کو مکمل کرنے کے لئے اپنے زمانے کے بہت کامیاب شخص کے طور پر ہونے لگی. انہوں نے 35،000 سے زائد عنوانات عربی، فارسی، اردو، ہندی، سنسکرت اور اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے کچھ دیگر علاقائی کی زبانوں میں کتابیں بھی شائع کی ہیں مثلا مراٹھی، گجراتی اور پنجابی وغیرہ .

انہوں نے مذہبی کتابوں کو بہت مناسب قیمت پر شائع کیا اور ہر ایک کے بنیادی مطالبے کو پورا کیا اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے انتہائی اہم اور سرکاری مواد کے ثقافتی مضامین بھی شائع کی اور بڑے پیمانے پر ان کی ممکنہ دستیابی کی. اس کے علاوہ، مذہب کی طرف سے ہندو ہونے کے باوجود بھی، منشی نول کشور نے قرآن کریم، حدیث اور اسلامی اقدار کے دیگر کتابوں کی پرنٹنگ، پبلشنگ اور ان کی تقسیم میں خصوصی دلچسپی دکھائ۔ انہوں نے قرآن کریم کو چھپوانے اور جلد سازی کرانے کا ایک خاص حصہ بنایا تھا جہاں صرف مسلم کارکنوں کو کام کرنے کی اجازت تھی۔ اور انہیں آب دست (ترکی) (فارسی اور اردو میں وضو، عربی میں ودو) کرنے اور اسلامی احترام کی پیروي کرنے کے لئے سخت سمت دی گئی تھی۔ اور منشی نول کشور نے خود کو اس کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔

نوکشور نے ہندوستان کے دانشورانہ نقطہ نظر میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ مشہور لوگوں کی کہانیوں کو چھپانے اور سستی قیمت میں بیچنے سے ہندوستانیوں میں بڑے پیمانے پر کتابوں کو پڑھنے کی عادت ہو گئ اس کو فروغ دینے میں ان کا ایک اہم کردار رہا ہے۔ وہ ہندوستان کے عام لوگوں کے مزاج کو اچھی طرح سےجانتے تھے جس کی وجہ سے انہوں نے ادب کے مختلف موضوعات، ثقافت اور تمدن وغیرہ پر کتابیں شائع کی۔ اور اس طرح انہوں نےہندوستان میں بڑے پیمانے پر پڑھنے کی عادت کو فروغ دیا اور تعلیم کو حاصل کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی۔

Kaynakça

Abd-us Selam Hurşîd, History of Newsletters in the Indo-Pakistan Sub-Continent, Amsterdam, 1956.

Abd-us Selam Hurşîd, Dastan-e Sahaafat, Karwan Publishing House, Lahore, 1974.

Alfred Spencer, The Memoirs of William Hickey Vol.II (1775-1782), Hurst And Blackett Ltd., Londra, 1925.

Daur, Naya (1980). Naval Kishore, Special Edition on Naval Kishore, India.

Miskîn Ali Hicâzî Pakistan u Hind Meyn Muslîm Sahâfat Ki Muhtasarîn Tarih, Sang-e Meel, Lahor.

Noorani, Sayyid Amir Hasan (1995). Savaneh Munshi Naval Kishore, Patna, India: Khuda Bakhsh Oriental Library.

Masood Ali Khan, The History of Urdu Press, Classical Publishing Company, Delhi, 1990.

Uma Das Gupta, The Indian Press 1870-1880: A Small World of Journalism, Modern Asian Studies Vol. 11, No. 2 (1977).